السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ جب جنازہ لے جارہے ہوتے ہیں تو ''کلمہ شہادت'' کی صدا بلند کرتے ہیں۔ راولپنڈی میں ایسے مواقع پر کئی دفعہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ لوگ کلمہ شہادت اور دیگر نظمیں وغیرہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ ایسا کرنا شریعت کی نظر میں کیسا ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسا کرنا قطعاً جائز نہیں کیونکہ جنازے کے ساتھ خاموشی سے چلنا چاہیے۔ ارشاد نبوی ہے:

(لا تتبع الجنازة بصوت ولا نار) (ابوداود، الجنائز، فی النار یتبع بھا المیت، ح: 3171، اس کی سند ضعیف ہے، مسند احمد 528/2)

''جنازے کے ساتھ آواز اور آگ نہ جائے۔''

صحابہ کے طرزِ عمل سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

(کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرھون رفع الصوت عند الجنائز" (السنن الکبریٰ از بیہقی، الجنائز، کراھیة رفع الصوت فی الجنائز 74/4، ح: 7182، کتاب الزھد لابن المبارک، ص: 83"

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنازوں کے پاس بلند آواز ناپسند کرتے تھے۔''

امام نووی رحمة اللہ علیہ (شارح مسلم) فرماتے ہیں:

جنازے کے ساتھ بالکل خاموشی سے چلنا چاہیے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور دیگر سلف صالحین کرتے تھے۔ قراءت قرآن، ذکر یا کسی اور دوسری چیز کو بلند آواز سے نہ پڑھا جائے۔ اس کی حکمت بالکل واضح ہے۔ آدمی کے خیالات و افکار پُرسکون اور مجتمع رہتے ہیں۔ وہ جنازے اور موت کے بارے میں غور کر سکتا ہے اور یہی بات اس موقع پر مطلوب اور یہی صحیح ہے۔'' (الاذکار، ص: 203)

لہذا اہل اسلام کا طریقہ یہی ہونا چاہیے کہ جنازے کے ساتھ خاموشی اختیار کریں۔ اس صورت میں وہ عیسائیوں کی مشابہت سے بھی بچ سکتے ہیں کیونکہ وہ ایسے مواقع پر بلند اور غمگین آواز سے گا گا کر انجیل اور دوسرے اذکار پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے!

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ افکارِ اسلامی

## نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 398

### محدث فتویٰ